بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ

اور نصیحت کریں کیونکہ نصیحت ایمان والوں کو فائدہ دیتی ہے

یادداشتیں

تصنیف

فقیہ عصر حضرت قبلہ مفتی محمد امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

دار العلوم امینیہ رضویہ

محمد پورہ فیصل آباد 041-2632866

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اما بعد!

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بندے تمہیں قبر روزانہ یاد کرتی ہے کہتی ہے۔ انـا بیت الغربة وانا بیت الوحدة وانا بیت التراب وانا بیت الدود۔ میں وحشت کا گھر ہوں میں تنہائی کا گھر ہوں میں مٹی کا گھر ہوں میرے اندر کیڑے مکوڑے (سانپ، بچھو) بھی ہیں۔ اور جب نیکوکار مؤمن بندہ مرد یا عورت قبر میں دفن ہوتا ہے تو قبر اسے مرحبا، اھلا وسھلا کہتی ہے بیشک تو جب میرے اوپر چلتا تھا تو مجھے بہت ہی پیارا لگتا تھا اور اب جب تو میرے اندر آ گیا ہے تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیا سلوک کرتی ہوں پھر قبر کھل جاتی ہے جہاں تک اس کی نظر پہنچے اور اس کے لئے جنت کی طرف دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

اور جب کوئی بدکردار، فاجر یا کافر بندہ دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے کہتی ہے تیرے لئے کوئی اھلا وسھلا نہیں ہے بیشک جب تو میرے اوپر چلتا تھا تو تو مجھے بڑا ہی برا لگتا تھا اور آج جب تو میرے اندر دفن کر دیا گیا ہے تو تو دیکھے گا کہ میں تیرے ساتھ کیسی سلوک کرتی ہوں۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے پھر اسے قبر دباتی ہے حتی کہ ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف کی پسلیوں میں گھس جاتی ہیں، اور اس پر زہریلے سانپ، بچھو مسلط کر دئے جاتے ہیں کہ اگر وہ پھنکار ماریں تو زمین کی روئیدگی ختم ہو جائے اور وہ سانپ بچھو تا قیامت اسے ڈستے رہیں گے۔ پھر فرمایا: انما القبر روضة من ریاض الجنة او حفرة من حفر النار.

(ترمذی شریف، مشکوٰۃ ص ۲۵۷)

یعنی بے شک قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

لہذا میری مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے اپیل ہے کہ زیر نظر کتاب ''یادداشتیں'' پڑھا کریں تا کہ ہماری قبریں جنت کا باغ بنیں کہیں دوزخ کا گڑھا نہ بن جائیں کیونکہ میں وثوق سے کہتا ہوں اس کتاب کے مطالعہ سے غفلت دور ہوتی ہے بندہ بیدار ہوتا ہے نیکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور جب نیکی کے راستے چل پڑے تو اللہ تعالے کے فضل سے قبر جنت کا باغ بن جائے گی اگر نیکی کی بجائے غلط راستے چلتا رہے تو ظاہر ہے کہ قبر دوزخ کا گڑھا ہی بنے گی میرے عزیز یہ حوادثات کا زمانہ ہے معلوم نہیں کب کوئی حادثہ ہو جائے اور غفلت شعار بندہ دنیا چھوڑ جائے۔

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں　　　سامان سو برس کا تو پل کی خبر نہیں

اس کتاب کو دو ہفتہ یا مہینہ بعد پڑھ لیا کریں یوں تو فقیہ عصر مدظلہ العالی کی تمام تصانیف ایک سے ایک بڑھ کر ہیں لیکن یہ تازہ گلدستہ نہایت ہی اثر انگیز ہے۔ اس کتاب کو ایک بار پڑھیں تو اور ذوق ملتا ہے دوسری بار پڑھنے سے ایک نیا ذوق وشوق ملتا ہے بلکہ ہر بار ایک نیا ہی ولولہ پیدا ہوتا ہے جو کہ کشاں کشاں جنت لے جاتا ہے اللہ تعالے ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

دعا گو : محمد راشد حبیب غفرلہ مدرس واستاد

اسلامک یونیورسٹی مفتی آباد فیصل آباد

احباب وناظمین اور حکمران حضرات کی خدمت میں چند یادداشتیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلى ونسلم على حبيبه سيد العالمين و على اله و اصحابه اجمعين.

﴿میرا تعارف﴾

نہ میرا سیاسی ذہن ہے نہ سیاست کا شوق ہے اور نہ ہی کسی بھی سیاسی جماعت کے ساتھ تعلق ہے میرا کام ہے قرآن وحدیث کی تبلیغ واشاعت بذریعہ تحریر۔

امابعد!

اہل اقتدار وناظمین حضرات۔ آپ کی خدمت میں قرآن وحدیث سے چند یادداشتیں بطور خیر خواہی پیش کی جا رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی اپیل ہے کہ آپ میری اس پیشکش کو تھوڑا سا وقت نکال کر پڑھ لیں تا کہ جیسے آپ حضرات کو اللہ تعالے نے دنیا میں مقام عطا کیا ہے

آخرت میں بھی مقام ومرتبہ عطا ہو۔

ان ارید الا الا صلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

یاداشت ۱

اللہ تعالے نے قرآن پاک میں فرمایا ہے:

الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلاۃ و آتو الزکاۃ و امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر وللہ عاقبۃ الامور۔ (قرآن مجید۔سورۃ الحج)

یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو زمین میں اقتدار عطا کریں تو وہ نمازیں قائم کرتے ہیں (پابندی سے پڑھتے ہیں) اور زکاۃ دیتے ہیں نیز وہ اچھے کاموں کے کرنے کا حکم دیتے ہیں اور برے کاموں سے منع کرتے ہیں اور ہر کام کا انجام اللہ تعالے کے دست قدرت میں ہے۔

اس فرمان عالیشان میں اللہ تعالے نے سب سے پہلے نماز قائم کرنے کا ذکر کیوں فرمایا ہے یہ اس لئے کہ نماز ہی اہم چیز ہے نماز کے بغیر کوئی نجات کا راستہ نہیں ہے۔

حدیث ۱

چنانچہ اللہ تعالے کے حبیب اور اس کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ الصلاۃ فان صلحت صلح سائر عملہ و ان فسدت فسد سائر عملہ۔

(ترغیب وترحیب ص۳۱۹ ج۱، المعجم الاوسط، ص۵۱۲)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری ہوئی تو باقی نیکیاں بھی درست قرار پائینگی لیکن اگر نماز پوری نہ ہوئی تو کوئی نیکی کام نہ آئیگی۔

حدیث ۲

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ ینظر فی صلاتہ فان صلحت فقد

افلح و ان فسدت فقد خاب و خسر۔

(ترغیب وترھیب ص۳۲۰ ج ا۔ المعجم الاوسط، ص ۴۶۸)

یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے دن جس چیز کا سب سے پہلے حساب ہوگا وہ نماز ہے دیکھا جائیگا کہ بندے کی نماز پوری ہے یا نہیں اگر نماز پوری ہوئی تو وہ بندہ کامیاب ہوجائیگا نجات پا جائیگا اور اگر نماز پوری نہ ہوئی تو بندہ خائب وخاسر (نامراد) عذاب میں گرفتار ہوجائیگا۔

لیکن آج کل شیطان نے یہ چکر چلایا ہوا ہے کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے۔ خدمت خلق ہوتو اور کوئی نیکی نہ بھی ہو بخشش ہوجائیگی۔

اور آجکل اس پروپیگنڈے سے اکثر حکمران متاثر نظر آتے ہیں۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائی ذرا غور کر اگر رات کے بارہ بجے ایک شخص کہے کہ سورج چڑھا ہوا ہے دوسرا کہے سورج غروب ہوچکا ہے تو دونوں سچے نہیں ہوسکتے ایک ہی سچا ہوگا۔

یوں ہی بندہ کہے کہ خدمت خلق کافی ہے نماز نہ بھی پڑھی تو کوئی حرج

نہیں لیکن اللہ تعالے کے حبیب جن کا کلمہ پڑھ کر ہم مسلمان کہلاتے ہیں وہ فرمائیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اگر نماز پوری نہ ہوئی تو کوئی نیکی نہیں بچا سکتی۔ جیسے کہ اوپر مذکور ہوا لہذا آپ سوچ کر بتائیں کہ کون سچا ہے۔ سچا تو وہی ہے جس کی سچائی کی رب تعالے کا قرآن گواہی دے رہا ہے۔ وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔ (قرآن مجید سورۃ النجم)

یعنی میرا حبیب اپنے آپ نہیں بولتا وہ وہی کچھ بیان کرتا ہے جو وحی خدا ہو۔

اور اس فرمان کی صداقت کیلئے ایک واقعہ پیش خدمت ہے پڑھیں اور خواب غفلت سے بیدار ہوں۔

﴿واقعہ﴾

حضرت خواجہ ضیاء اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد السالکین میں واقعہ لکھا کہ ایک آدمی مالدار تھا سخی بھی تھا خیرات بہت کیا کرتا تھا (بیواؤں کی خدمت، غریبوں محتاجوں کی خدمت، ناداروں کی

خدمت) مگر وہ نماز نہیں پڑھتا تھا ایک دن اس نے خواب میں دیکھا قیامت کا دن ہے (جو کہ بڑا ہی سخت دن ہے) فرشتوں نے اس بندے کو پکڑ لیا ہے اور حساب کے مقام پر لے گئے اور جب اعمال نامہ اس کے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کیا دیکھتا ہے کہ اس اعمالنامہ میں ساری نیکیاں ساری مالی خیراتیں درج ہیں مگر نماز نہیں ہے۔ پھر فرمان جاری ہوا کہ فرشتو اس کی ساری نیکیاں اس کے منہ پر مار دو کیونکہ یہ بے نماز تھا چنانچہ اسے فرشتوں نے پکڑا اور اسے ننگے سر دوزخ کی طرف لے جا رہے تھے اثناء راہ اس کی آنکھ کھلی تو اس کو بہت شرمندگی لاحق ہوئی اور اس نے وہیں پر سچی توبہ کی یا اللہ آئندہ کچھ بھی ہو جائے نماز نہیں چھوڑوں گا۔ (مقاصد السالکین ص ۳۴)

میرے عزیز آؤ ہم ہوش کریں جاگیں خواب غفلت سے بیدار ہوں

آگاہ اپنی موت سے کوئی بشر نہیں
سامان سو برس کا تو پل کی خبر نہیں

﴿دعوت فکر﴾

اے میرے مسلمان بھائی ابھی وقت ہے آؤ جاگیں ہوش کریں موت کے فرشتہ کے آنے سے پہلے پہلے ہم اس شیطانی پروپیگنڈے سے باہر آئیں اور نماز کا دامن تھام لیں تا کہ ہماری قبر جنت کا باغ بن جائے جیسے کہ اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا:

انما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة من حفر النار. (مشکواۃ، ص ۴۵۸۔ ترمذی، ص ۵۵۱)

یعنی قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

اے میرے مسلمان بھائی شیطان جو کہ ہمارا ازلی دشمن ہے وہ نفس کو اپنے ساتھ ملا کر چاہتا ہے کہ ہمیں دوزخ میں پھینکے ہماری قبروں کو دوزخ کا گڑھا بنائے کیونکہ جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو تعظیم کیلئے سجدہ کرنے سے انکار کیا تھا اس کے گلے میں لعنت کا طوق ڈالا گیا اس وقت شیطان نے کہا اے اللہ تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت

دے پھر جب شیطان کو مہلت مل گئی تو شیطان نے کہا اے اللہ یہ آدم جس کی وجہ سے میری ساری نیکیاں برباد ہوئیں اور میں لعنت کا حقدار ٹھہرا۔ میں اس آدم کی اولاد کو نہیں چھوڑوں گا۔ آگے سے پیچھے، دائیں سے بائیں جیسے بھی مجھ سے ہو سکا میں اس کی اولاد کو گمراہ کروں گا۔ اور اکثر ان میں سے ناشکرے ہوں گے۔

ثم لا تینهم من بین ایدیهم و من خلفهم و عن ایمانهم و عن شمائلهم ولا تجدا کثر هم شاکرین.

اس پر اللہ تعالے نے فرمایا: قال اخرج منها مذموماً مدحوراًلمن تبعک منهم لاملئن جهنم منکم اجمعین۔ (قرآن مجید)

یعنی اے شیطان تو یہاں سے دفع ہو جا مردود اور راندہ ہوا۔ بیشک آدم کی اولاد میں سے جس نے تیرا ساتھ دیا میں تم سب سے جہنم (دوزخ) کو بھروں گا۔

لہذا میرے عزیز اے میرے مسلمان بھائی ذرا سوچ کہ وہ شیطان جو کہ ہمارا ازلی دشمن ہے جس نے اولاد آدم کو جہنم رسید کرنے کی قسم کھائی ہوئی

ہے کیا وہ پیچھا چھوڑے گا۔ ہر گز نہیں

تو چونکہ نماز سب نیکیوں سے بہت اہم ہے اس لئے شیطان نماز سے روکنے کیلئے بڑا زور لگاتا ہے اور طرح طرح کے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے انہیں ہتھکنڈوں میں سے ایک یہ کہ خدمت خلق ہی سب کچھ ہے نماز نہ بھی پڑھی جائے بخشش ہو جائے گی۔

لیکن افسوس صد افسوس کہ ہم اللہ، رسول (جل جلالہٗ وصلی اللہ علیہ وسلم) کے غیر مبہم اور واضح ارشادات کے ہوتے ہوئے بھی شیطانی پروپیگنڈے پر چل رہے ہیں حالانکہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں ہمیں خبردار کر دیا ہے۔ ان الشیطان لکم عدو فاتخذوه عدوا. انما یدعوا حزبه لیکونوا من اصحاب السعیر. (قران مجید، سورہ فاطر)

یعنی اے بندو یہ شیطان تمہارا دشمن ہے تم اسے دشمن ہی جانو بیشک یہ بندوں کو اپنے ساتھ ملاتا ہے تاکہ وہ بھی دوزخی بن جائیں اس کی فریب کاریوں میں نہ آؤ۔

نیز اللہ تعالے نے ہمیں خبردار کرنے کیلئے قرآن پاک میں یہ بھی فرمادیا ہے۔

ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا افلم تکونوا تعقلون۔ اے بندو اس شیطان نے تم انسانوں ہی سے بہت ساری قوموں کو گمراہ کر کے (جہنم رسید کر دیا ہے) کیا تم ہوش میں نہیں آؤ گے۔

ایک دن سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالے عنہ اپنے احباب میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ نے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک سنایا۔ ان من اشراط الساعة اماتة الصلوات و اتباع الشهوات والميل الى الهوى ويكون امراء خونة و وزراء فسقه۔ (تفسیر روح البیان ص ۱۴۱ ج ۶)

یعنی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ لوگ نمازیں نہیں پڑھیں گے اور خواہشات کے پیچھے بھاگیں گے بلکہ ان کا میلان خواہشات کی طرف ہوگا اور ان کے امراء خائن اور ان کے وزیر

فاسق ہونگے۔

یہ سن کر سیدنا سلمان فارسی کودے اور اچھل کر بولے حضرت یہ آپ کیا فرما رہے ہیں کیا مسلمان نمازیں نہیں پڑھینگے اس کے جواب میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے سلمان بالکل ایسے ہی ہوگا۔

اس وقت مؤمن کا دل (یہ دیکھ کر) پگھلے گا جیسے پانی میں نمک پگھلتا ہے لیکن مؤمن کچھ کر نہیں سکیگا (کیونکہ مؤمن کی بات کون سنے) یہ سن کر سیدنا سلمان فارسی نے عرض کیا حضرت کیا ایسا واقعی ہوگا تو فرمایا ہاں اے سلمان اس وقت ایماندار سب سے ذلیل شمار ہوگا اگر وہ بولے تو اس ایماندار کو لوگ کھا جائیں اور اگر چپ رہے تو اپنے ہی غیظ و غضب میں مرجائے۔ (تفسیر روح البیان ص ۱۴۱ ۔ ج ۶)

پھر یہ کہ کیا بے نماز کا حشر کسی ولی کسی غوث کسی قطب کسی نیکوکار کے ساتھ ہوگا۔ ہر گز ہر گز نہیں بلکہ اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا

وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان

و ابی بن خلف۔ یعنی بے نماز کا حشر قیامت کے دن قارون، فرعون، ہامان اور ابی خلف کے ساتھ ہوگا۔

(مشکواۃ شریف، ص ۵۸۔ سنن دارمی، ص ۲۱۲۔ مسند امام احمد، ص ۱۰۹)

رسول اللہ ﷺ نے چار بڑے کافروں کا نام لیا اور اس میں شک وشبہ نہیں کہ یہ کفار دوزخ میں پھینکے جائیں گے۔

اور فرمان مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بے نماز بھی ان کے ساتھ ہوگا۔ الامان الحفیظ

اور یہ صرف حدیث پاک ہی نہیں بلکہ قرآن مجید میں بھی اللہ تعالے نے واضح طور پر فرمادیا ہے۔ فخلف من بعدھم خلف اضاعو الصلاۃ و اتبعوا الشھوات فسوف یلقون غیا۔ (قرآن مجید۔ سورۃ مریم)

یعنی اچھے لوگوں کے بعد برے لوگ پیدا ہوگئے (یا اللہ ان کی برائی کیا ہے) تو فرمایا وہ برے اس لئے ہیں کہ وہ نمازوں کو ضائع کرتے ہیں (نمازیں نہیں پڑھتے اور خواہشات کے پیچھے دوڑتے ہیں) ایسے لوگ عنقریب وادی غی میں پھینکے جائیں گے۔

اور وہ وادی غی کیا ہے سیدنا عبداللہ بن عباس صحابی رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا وادفی جھنم وان اودیۃ جھنم تستعیذ من حرہ۔ یعنی غی دوزخ کی وادیوں میں سے ایک ایسی وادی ہے کہ دوزخ خود اس سے اللہ تعالے کی پناہ چاہتا ہے کہتا ہے یا اللہ مجھے وادی غی کی گرمی سے بچا۔

اے میرے مسلمان بھائی ہم ذرا سوچیں کہ بے نماز کیلئے اتنی سخت سزا کیوں ہے تو ہمیں بخوبی سمجھ آجائیگی کہ نماز نہ پڑھنا پرلے درجے کی ناشکری ہے غور کریں کہ جس خالق ومالک جل جلالہ' نے بندے پر اتنے احسان کئے کہ بندہ گن نہیں سکتا خود قرآن مجید میں فرمایا وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تُحصوھا۔ (سورۃ النحل)

یعنی اے بندو اگر تم شمار کرنا چاہو تو میری نعمتوں کو شمار نہیں کرسکتے اللہ تعالے نے ہاتھ دئے کان دئے پاؤں دئے زبان دی آنکھیں دیں ۔پھر یہ کہ اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا پھر یہ کہ پہلے اس امت پر روزانہ پچاس نمازیں فرض کیں ازاں بعد اپنے حبیب رحمت کائنات ﷺ کے وسیلہ سے پچاس سے پانچ کر دیں۔ اللہ تعالے نے ان گنت

انعامات عطا کئے تو اگر اس خالق کائنات جل جلالہ کی عطا کردہ نعمتوں کے شکریہ کے طور پر بندہ پانچ وقت سجدہ بھی نہ کرے تو اس سے بڑھ کر اور ناشکری کیا ہوسکتی ہے اور ناشکرا انسان واقعی سخت سزا کا مستحق ہے اللہ تعالےٰ ہمیں خواب غفلت سے بیدار کرے اور ہم آج ہی توبہ کریں نماز کو پابندی سے پڑھیں تو اللہ تعالےٰ کے انعام کے مستحق بن جائیں اللہ تعالےٰ جل جلالہ نے مذکورہ آیت کے ساتھ ہی فرمادیا

الا من تاب وآمن و عمل صالحافاؤ لئک یدخلون الجنۃ ولا یظلمون شیأ۔ (قرآن مجید)

یعنی وہ بندہ وادی غی میں نہیں ڈالا جائیگا جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کئے یہ ایسے توبہ کرنے والے لوگ جنت میں جائیں گے اور ان پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کی جائیگی۔ اللہ تعالےٰ ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

نیز قرآن مجید سے دو فرمان اور بھی سن لیں تاکہ قیامت کے دن پچھتانا نہ پڑے۔ قرآن مجید میں ہے۔ الا اصحاب الیمین فی جنات یتسألون عن المجرمین ماسلککم

فی سقر۔ (قرآن مجید۔ سورۃ مدثر)

یعنی جنتی جنت میں خوش طبعیاں کرتے ہونگے پھر ایک دوسرے سے پوچھیں گے کہ فلاں فلاں کبھی نظر نہیں آئے وہ کہاں ہیں۔ جواب میں کہا جائے گا کہ وہ تو دوزخ میں ہیں، یہ سن کر وہ جنتی ان دوزخ والوں سے پوچھیں گے کہ تم دوزخ میں کیوں پہنچ گئے وہ دوزخ والے جواب دینگے لم نک من المصلین۔ ہم نماز نہیں پڑتے تھے نیز ہم مسکینوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور فضول بحثیں کرتے تھے اور قیامت کو نہیں مانتے تھے۔

دوسرا فرمان ذیشان یوم یکشف عن ساق ویدعون الی السجود فلایستطیعون خاشعۃ ابصارھم وترھقھم ذلۃ۔ (قرآن مجید۔ سورہ قلم)

یعنی جس دن قیامت کی ہولناکیاں شدت پر ہونگی تو حکم ہوگا کہ اے بندو آؤ رب تعالیٰ کو سجدہ کرو لیکن (بے نماز) سجدہ نہیں کرسکینگے اور ان کی آنکھوں پر ذلت چھائی ہوگی۔

(یااللہ وہ سجدہ کیوں نہیں کرسکینگے) تو فرمایا: و قد کانو ایدعون
الی السجود وھم سالمون۔

یعنی وہ اس لئے سجدہ نہیں کرسکینگے کہ وہ دنیا میں سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے (حی علے الصلوہ) آؤ نمازیں پڑھو مگر یہ لوگ باوجود تندرست ہونے کے نمازوں کی طرف نہیں آتے تھے۔

بعض تفسیروں میں آتا ہے کہ بے نمازوں کی پشت تانبے کی پلیٹ کی طرح اکڑ جائیگی اور وہ سجدہ نہیں کرسکیں گے۔

اللہ تعالے ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا کرے۔

عارف رومی نے فرمایا

یاد داری کہ وقت زادن تو = ہمہ خنداں وتو گریاں
چناں زی کہ وقت مردن تو = ہمہ گریاں وتو خنداں

یعنی اے بندے تجھے یاد ہے جب تو اس دنیا میں آیا تھا (تو پیدا ہوا تھا) تو سارے خوشیاں مناتے تھے اور تو روتا تھا اے انسان تو ایسی زندگی گذار کہ جب تو اس دنیا سے جائیگا تو سارے روئیں مگر تو تو خوشیاں

مناتا جا۔ اور اگر تو بھی (اپنی بداعمالیوں) کی وجہ سے روتا گیا تو حیف ہے تیرے دنیا میں آنے کا۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

اے میرے مسلمان بھائی ہوش کر اور دیکھ رب تعالے کا پاک قرآن تجھے کس انداز سے فرمارہا ہے: یا ایھا الانسان ما غرّک بربک الکریم الذی خلقک فسواک فعدلک فی ای صوۃ ما شاء رکبک۔ (قرآن مجید)

یعنی اے انسان اے آدم کے بیٹے تجھے کس چیز نے اپنے رب کریم سے دور (مغرور) کردیا ہے وہ تیرا رب جس نے تجھے پیدا کیا تجھے درست کیا (تجھے ہاتھ دئے کان دئے آنکھیں دیں پاؤں دئے) تجھے درست پیدا کرکے اچھی صورت دے کر بھیجا۔

کلا بل تکذبون بالدین۔ اصل بات یہ ہے کہ تم روز جزا کو جھٹلاتے ہو۔

نہ ہمیں مرنا یاد ہے نہ حساب کتاب یاد ہے نہ حشر ونشر یاد ہے بس

دنیا ہی دنیا رہ گئی ہے۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل

نیز اللہ تعالے کا فرمان ذیشان ہے کہ: افحسبتم انما خلقنا کم عبثا وانکم الینا لا ترجعون۔ (قرآن مجید سورہ مؤمنون)

یعنی اے بندو کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ ہم نے تمہیں بے فائدہ پیدا کیا ہے (کیا تم سے حساب نہیں لیا جائیگا) اور تمہارا کیا گمان ہے کہ تم ہمارے دربار پیش نہیں کئے جاؤ گے

ایسا ہرگز نہیں ہوگا بلکہ تمہیں دربار میں ضرور پیش کیا جائیگا۔ اور تم سے ایک ایک بات کا حساب لیا جائیگا۔

تو اے عزیز ہمیں سوچ رکھنا چاہیے کہ وہاں کیا جواب دیا جائے ہمیں گریبان میں منہ ڈال کر سوچنا چاہیے کہ اللہ تعالے کی نعمتیں کھا کھا کر پانچ وقت سجدہ بھی نہ کریں تو ہمیں کس گھر میں پھینکا جانا چاہیے اللہ تعالے توفیق عطا کرے کہ ہم خواب غفلت سے بیدار رہوں۔

پھر یہ کہ نماز پڑھنے کی برکتیں اور بہاریں کیسی ہیں پڑھیں اور اندازہ کریں۔

(حدیث ۱)

سیدنا ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالے عنہ نے بیان کیا کہ خزاں کا موسم تھا میں اور اللہ تعالے کے رسول ﷺ باہر نکلے آگے گئے تو ایک درخت نظر آیا جس کے پتے خشک ہو کر لٹک رہے تھے اللہ تعالے کے حبیب ﷺ نے اس درخت کی ٹہنیوں کو پکڑ کر حرکت دی تو اس کے سارے پتے نیچے گر گئے پھر فرمایا اے ابو ذر میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ۔ میں حاضر ہوں تو فرمایا جب مؤمن اللہ تعالے کی رضا کیلئے نماز پڑھتا ہے تو اس کے گناہ یوں ہی جھڑ جاتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑ گئے ہیں۔

(مشکواۃ ص ۵۸، مسند امام احمد)

(حدیث ۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے میرے صحابہ تم یہ بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے گھر کے سامنے نہر جاری ہو اور وہ بندہ اس نہر میں روزانہ پانچ بار غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر میل رہ جائیگا۔

صحابہ کرام نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا یہ مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالے ان نمازوں کی برکت سے نمازی کی خطاؤں کو مٹاتا رہتا ہے۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مشکوٰۃ شریف ص ۵۷)

(نصیحت آموز واقعہ)

مجالس سنیہ میں ہے کہ ایک دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام دریا کے کنارے جا رہے تھے آپ نے ایک جگہ دیکھا کہ ایک سفید رنگ کا جانور دریا کے کنارے دلدل اور کیچڑ میں لت پت ہوتا ہے پھر وہ کیچڑ سے نکل کر گہرے پانی میں غوطہ لگاتا ہے اور وہ بالکل پاک صاف ہو جاتا ہے پھر وہ کیچڑ میں لت پت ہوا پھر گہرے پانی میں غوطہ لگایا تو بالکل پاک صاف ہو گیا اور اس نے کئی باریوں ہی کیا یہ دیکھ کر اللہ تعالے کے نبی عیسیٰ علیہ السلام کو بڑا تعجب ہوا کہ یہ جانور کیا کرتا ہے تو جبریل علیہ السلام حاضر ہو گئے اور عرض کیا اے اللہ تعالے کے نبی یہ جانور آپ کو اللہ تعالے کے حبیب کی امت کی شان دکھا رہا ہے۔
عرض کیا یہ کیچڑ امت کے گناہوں کی مثال ہے اور دریا کا صاف پانی

یہ نماز کی مثال ہے۔ امتی گناہوں میں لت پت ہونگے اور پھر اذان ہوگی وہ مسجد میں جا کر نماز پڑھیں گے تو گناہوں سے پاک صاف ہو جائینگے۔ دن بھر میں یوں ہی ہوتا رہے گا اور امت محمدیہ نمازوں کی برکت سے گناہوں سے پاک ہوتی رہے گی۔ (احسن المواعظ۔ ص ۱۵۶)

سبحان اللہ الحمد للہ نماز کی کیسی بہاریں اور برکتیں ہیں پھر نمازی قبر میں جائیگا تو وہ بالکل پاک صاف ہو گا اللہ تعالے ہم سب کو یہ بہاریں حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔
تفصیل کے لئے کتاب نماز کی اہمیت کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے،

﴿سوال﴾

ہم نماز پڑھنا چاہتے ہیں لیکن نماز پڑھی نہیں جاتی اس کا کوئی حل یا کوئی علاج بتائیں۔

﴿جواب﴾

اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر صاحب کے پاس علاج کیلئے جائے تو پہلے اس کا چیک اپ کیا جائیگا، الٹرا ساؤنڈ، خون ٹیسٹ وغیرہ کیا جائے گا تاکہ معلوم ہو سکے کہ اس کو کیا بیماری ہے اس کے بعد علاج شروع ہوگا۔

یوں ہی پہلے یہ معلوم کیا جائے کہ وجہ کیا ہے کیوں نماز نہیں پڑھی جاتی ،

وجہ یہ ہے کہ ہم نے نفس کو پالا پوسا موٹا تازہ کیا اب یہ منہ زور گھوڑا ہوگیا ہے یہ ہمیں نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔ جیسے کہ اللہ تعالے نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ان النفس لامارۃ بالسوء۔

بیشک نفس امارہ ہمیشہ برائی کی طرف لے جاتا ہے (یہ نیکی کی طرف آنے ہی نہیں دیتا) اس لئے بسیار کوشش کے باوجود ہمیں نماز نہیں پڑھنے دیتا۔

ہاں ہاں جن حضرات نے اس نفس امارہ کو قابو کرلیا اس کی امارگی کو بھوک پیاس دیکر توڑ دیا ان کا نفس نڈھال ہوگیا ان کو ان کا نفس نیکی سے روک نہیں سکتا جیسے کہ مشہور ہے کہ اماموں کے امام سیدنا امام اعظم ابوحنیفہ اور غوثوں کے غوث غوث اعظم جیلانی رضی اللہ تعالے عنہما نے چالیس پنتالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز پڑھی حالانکہ سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

اور یہ چالیس پنتالیس سال رات بھر عبادت الہی میں گزار دینا کوئی آسان کام نہیں۔ ایسا وہی کرسکتا ہے جس نے نفس کی امارگی کو توڑ دیا ہو۔

اللہ تعالے ہمیں ایسے نفوس قدسیہ کے فیوض و برکات سے مالا مال کرے

الحاصل جب نفس کو پالا جائے کبھی یہ کھا کبھی وہ کھا کبھی بوتل پی، کبھی چائے پی، کبھی ٹی وی کے شو دیکھ، کبھی سینما کی فلمیں دیکھ، یعنی نفسانی خواہشات کی تکمیل میں ہی لگے رہے تو نفس موٹا اور زور آور ہو جاتا ہے اس کی امارگی بڑھتی جاتی ہے اور یہ منہ زور گھوڑے کی طرح خواہشات کے پیچھے دوڑتا ہے یہ بندے کو نیکی (نماز) کی طرف آنے ہی نہیں دیتا۔

علاج

سیدنا امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اے انسان اللہ تعالے نے تجھ میں غصہ اسلئے نہیں پیدا کیا کہ تو کسی کمزور کو کسی نوکر یا غلام کو زمین پر پٹخ دے اسے دو چار رسید کردے اور دو چار گرم گرم سنادے بلکہ اللہ تعالے نے تیرے اندر غصہ اسلئے پیدا کیا ہے کہ تو اسے اپنے اوپر نافذ کرے۔

لہذا اگر تیرا نفس تجھے نماز کی طرف نہیں آنے دیتا تو تو غصہ کو اپنے اوپر اس طرح نافذ کر کہ قبر کی وحشت کو اور قیامت کی سختی کو اپنے سامنے رکھ کر

پکا وعدہ کر اور اپنا نام لے کر کہہ کہ اے فلاں اگر تو نے کل نماز نہ پڑھی تو کل روزہ ہوگا تو دیکھتے ہیں کہ کیسے نماز نہیں پڑھی جاتی بس ایک ہفتہ عشرہ کر کے دیکھ تو تو پکا نمازی بن جائیگا اور پھر جب قبر میں جائے گا تو تیری قبر جنت کا باغ بن جائیگی جیسے کہ میرے اور تیرے نبی اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا کہ قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے گڑھا بنے گی۔

اور اگر تو کہے کہ جی یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا کہ شام تک منہ بند رکھوں، تو پھر تو دوزخ کے دروازے ہی کھلے ہیں۔

الامان الحفیظ

(دعاء)

یا اللہ ہمیں سچا پکا نمازی بنا کہیں ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن نماز پڑھنے والے غریب لوگ تو جنت کی طرف رواں دواں ہوں اور ہمیں فرشتے ہانک کر دوزخ کی طرف لئے جا رہی ہوں۔

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

﴿یاداشت ۲﴾

ثم جعلنا کم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون۔ (قرآن مجید، سورۃ یونس)

یعنی اے حکمرانو! ہم نے تمہیں پہلے حکمرانوں کے بعد حکمران بنایا ہے تا کہ ہم دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔

اگر تم نے حکمرانی اپنی مرضی کے مطابق کی تو تھوڑے عرصہ کے بعد تمہیں ہٹا کر دوسرے حکمران لے آئیں گے اور پھر قیامت کے دن تم سے ایک ایک بات کا حساب لیں گے اور اگر تم نے ہمارے نازل کردہ فرامین کے مطابق حکمرانی کی تو قیامت کے دن ایسے ایسے انعامات سے نوازیں گے کہ ساری خدائی دیکھے گی۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے اس نیم براعظم پاک و ہند میں اپنے عروج و زوال کی تاریخ پر نظر ڈالو تو قدم قدم پر آپ کو اس ارشاد ربانی کی تصدیق کرنے والے شواہد ملیں گے۔ غلامی کی طویل رات کے بعد ہمیں صبح آزادی سے ہمکنار کیا گیا۔ کیا ہم اپنی نفع رسانی

اورافادیت کا ثبوت بہم پہنچانے میں کسی کوتاہی کا مظاہرہ تونہیں کر رہے کیا ہماری قوتیں نیکی کو مٹانے اور بدی کو فروغ دینے میں تو صرف نہیں ہو رہیں۔کیا ہم خداپرستی کی بجائے نفس پرستی کا شکار تونہیں ہو رہے۔ان سوالات کا جواب ہمیں بڑی حقیقت پسندی سے دینا ہوگا۔ قدرت کے قانون احتساب کے حرکت میں آنے سے پہلے ہمیں خوداپنا محاسبہ کرنا چاہیے اسی میں ہماری نجات ہے اور اسی میں ہماری فلاح ہے۔ (ضیاء القرآن،سورۃ یونس)

﴿یاداشت ۳﴾

الھاکم التکاثر حتی زرتم المقابر.

(قرآن مجید۔سورہ التکاثر)

اللہ تعالے اپنے بندوں سے فرمارہا ہے اے بندو تمہیں مال اکٹھا کرنے نے خداتعالے سے دور کر دیا ہے اور یہ کثرت مال کی حرص تمہیں قبر کی دیواروں تک چمٹ گئی ہے تمہیں اللہ تعالے کی یاد کا وقت ہی نہیں ملتا۔ ہاں ہاں تمہیں عنقریب ہی پتہ چل جائے گا۔بہت جلد تم جان جاؤ گے کہ

اس کا انجام کیا ہوتا ہے پھر تم سے ایک ایک نعمت کا حساب لیا جائے گا۔

تفسیر ضیاء القرآن میں ہے جولوگ زیادہ سے زیادہ دولت جمع کرنے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں ان کو بڑی اہم اور ضروری چیزیں فراموش ہو جاتی ہیں دولت سمیٹنے کی خواہش جنون کی صورت اختیار کر لیتی ہے اس وقت انہیں نہ خدا یاد رہتا ہے نہ موت یاد آتی ہے اور نہ قبر کا وہ تاریک گڑھا جس میں انہوں نے ایک نہ ایک دن فروکش ہونا ہے بس ایک ہی خیال میں مگن رہتے ہیں کہ جیسے بن پڑے زیادہ سے زیادہ دولت جمع کر لی جائے۔خدا ناراض ہوتا ہے تو ہوتا رہے قوم سے خیانت، اپنے ملک سے غداری، اپنے فرائض کی ادائیگی میں بددیانتی کے جرائم سرزد ہوتے ہیں تو ہوتے رہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایسے بدنصیب لوگ خوف خدا اور آخرت کو ہی بھول نہیں جاتے بلکہ وہ پرلے درجے کے خود فراموش بھی ہو جاتے ہیں۔ (تفسیر ضیاء القرآن)

خود فراموشی کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کو نہ قبر یاد آتی ہے نہ وہ حساب کا کڑا دن یاد آتا ہے۔جس دن سورج جو کہ اب ہم سے کروڑوں میل

دور ہے اور اب وہ آگ کی سی گرمی پھینکتا ہے قیامت کے دن یہی سورج
ہمارے سروں کے قریب آجائیگا۔

اس دن پانی کی ایک بوند نہ ملے گی زبانیں باہر نکلی ہونگی پسینہ بہہ بہہ کر
سینوں تک چڑھ جائے گا کئی اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں لگاتے ہوں
گے اور کوئی سایہ، کوئی بلڈنگ، کوئی چھت، کوئی مکان نہ ہوگا۔ نہ ماں
بیٹے کو پہچانے گی نہ بیٹا ماں کو پہچانے، نہ باپ نہ بھائی کوئی پرسان حال
نہ ہوگا وہ دن بھی یاد نہیں آتا پھر وہ پلصراط جو کہ بال سے باریک تلوار
سے تیز ہزاروں میل لمبی ہوگی وہ بھی یاد نہیں رہتی نہ وحساب کتاب کا دن
یاد رہتا ہے بس ایک ہی دھن میں گرفتار ہیں کہ مال کی فراوانی ہو۔ اگر
کوئی خیر خواہ کوئی نصیحت کی بات کرے تو جواب ملتا ہے یار دیکھا جائیگا
جو ہوگا یہاں تو عیش کرلیں۔

ہاں ہاں جب بندہ قبر میں جائے گا تو ہوش ٹھکانے آئے گی پھر رو، رو کر
عرض کرے گا قال رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً
فیما ترکت۔ (قرآن مجید۔ سورہ المومنون)

یعنی کہے گا یا اللہ میں بھول گیا میں غلطی کر بیٹھا مجھے ایک بار دنیا میں بھیج

آئندہ میں کوئی غلط کوئی گناہ کا کام نہ کروں گا کبھی نافرمانی نہیں کروں
گا اس پر فرمان جاری ہوگا کلا یعنی ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دوبارہ دنیا میں
تجھے بھیجا جائے۔ ومن وراء هم برزخ الى يوم يبعثون.
موت کے بعد بندے کیلئے قیامت کے دن تک عالم برزخ ہے جس
میں اس غافل انسان نے اپنی کرتوتوں کا مزہ چکھنا ہے۔

اللہ تعالے ہمیں ہوش عطا کرے ہم سمجھیں سوچیں کہ ہم کس لئے پیدا
کئے گئے ہیں پھر جب قیامت برپا ہوگی اور بندہ اللہ تعالے کے دربار
حاضر کیا جائیگا تو جب تک وہ پانچ سوالوں کے جواب نہ دے گا آگے قدم
نہیں اٹھا سکے گا۔

حدیث پاک میں ہے لا تزول قدما ابن آدم يوم القيامة
حتى يسئال عن خمس عن عمره فيما افناه وعن
شبابه فيما ابلاه وعن ماله من اين اكتسبه و فيما
انفقه وماذا عمل فيما علم. (جامع ترمذی، مشکوٰۃ ص ۴۴۳)

یعنی اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن جب
تک بندہ پانچ باتوں کا جواب نہ دے گا آگے قدم نہیں اٹھا سکے گا۔

اول یہ کہ اے بندے تو نے عمر کن کاموں میں گزاری۔

دوم یہ کہ بندے تو نے جوانی کیسی گذاری۔

سوم اے بندے تو نے دولت کہاں سے اور کیسے حاصل کی۔

چہارم اے بندے تو یہ بتا کہ تو نے وہ مال و دولت کہاں کہاں خرچ کیا

پنجم اے بندے تو یہ بتا تو نے جو کچھ جانا اس کے مطابق عمل کیا یا نہیں۔

لہذا اے میرے مسلمان بھائی ہمیں اب سوال سوچ رکھنے چاہیں تا کہ وہ احکم الحاکمین جو کہ دلوں کے بھید بھی جانتا ہے جس کے سامنے غلط بیانی چل ہی نہیں سکتی ہم اس کے سامنے صحیح جواب دے سکیں۔ اور صحیح جواب جب ہی ہو سکے گا کہ ہم آج ہی سیدھے ہو جائیں۔ اللہ تعالے کے حکموں کی خلاف ورزی کسی صورت نہ ہونے پائے ورنہ پھنس جائیں گے۔

یعنی اگر مندرجہ بالا سوالوں کے جواب نہ دے سکے تو سوچیں کیا یہ ممبریاں، یہ نظامتیں، یہ وزارتیں، یہ صدارتیں ہمیں اللہ تعاے کے عذاب سے بچالینگی ہرگز ہرگز نہیں بچاسکیں گی، یا اللہ ہمیں ہوش عطا کر۔

نیز حدیث پاک میں ہے اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک بندہ دربار الٰہی میں پیش کیا جائے گا جس کی ساری زندگی ٹھاٹھ کی گزری ہوگی اللہ تعالے نے اسے ہر نعمت سے نوازا اسے مال دیا دولت دی اقتدار دیا ہر آسائش سے نوازا مگر وہ شکر گزار نہ تھا حکم ہو گا اے فرشتو اسے دوزخ میں ایک ہی غوطہ دے کر لاؤ جب وہ لایا جائیگا تو اللہ تعالے پوچھے گا اے بندے بتا تو نے دنیا میں کوئی آسائش، کوئی سکھ، کوئی خوشی دیکھی ہے تو وہ قسمیں کھا کھا کر کہے گا یا اللہ میں جب سے پیدا ہوا ہوں میں نے کوئی آسائش کوئی خوشی کوئی نعمت نہیں دیکھی۔ (دوزخ ایسی بلا ہے کہ ایک غوطہ کھانے سے کوئی دنیاوی خوشی یاد نہ آئے گی)

پھر اللہ تعالے اس بندے کو حاضر کریگا جسکی ساری زندگی پریشانیوں میں دکھوں میں گذری ہوگی لیکن وہ اللہ تعالے کا شکرگزار بندہ تھا اس کے متعلق فرمائیگا اے فرشتو اس کو جنت کی ایک جھلک دکھا کر لاؤ جب لایا جائے گا تو اللہ تعالے اس سے پوچھے گا اے بندے تو نے دنیا میں کوئی پریشانی کوئی دکھ دیکھا تھا (تو جنت ایسی پیاری نعمت ہے) کہ وہ بندہ ایک جھلک دیکھ کر دنیاوی سب پریشانیوں کو بھول جائیگا اور وہ قسمیں کھا کھا

کر کہے گا یا اللہ میں نے کبھی کوئی پریشانی کوئی دکھ دیکھا ہی نہیں یہ ہے دنیا کی حقیقت۔

چناچہ صحیح مسلم میں ہے یوتی بانعم اهل الدنیا من اهل النار یوم القیامة فیصبغ فی النار صبغة ثم یقال یا ابن آدم هل رایت خیراً و هل مرّبک نعیم قط فیقول لا واللّه یارب . ویوتی باشد الناس بؤسافی الدنیا من اهل الجنةفیصنع صبغة فی الجنة فیقال لـه یا ابن آدم هل رایت بؤساقط و هل مرّبک شدة قط فیقول لاوالله یارب ما مرّبی بوس قط ولا رایت شدة قط . (صحیح مسلم۔مشکواۃ شریف)

﴿ یاداشت ۴ ﴾

ہماری یہ کوتاہ بینی ہے کہ ہم ممبر بن کر ناظم بن کر وزیر بن کر کارخانہ دار بن کر سمجھ بیٹھتے ہیں کہ بس ہم کامیاب ہو گئے ہیں ہماری یہی کامیابی ہے۔حالانکہ یہ کوئی بڑی بات نہیں کیونکہ اصلی اور حقیقی کامیابی وہ ہے جو

اللہ تعالے جل جلالہٗ کا قرآن مجید بیان کر رہا ہے۔فمن زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز. (قرآن مجید)

یعنی جو بندہ دوزخ سے بچ کر جنت پہنچ گیا کامیاب وہ ہے۔

اللہ تعالے ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرے ہم سوچیں سمجھیں اور کوشش کریں تا کہ وہ حقیقی کامیابی حاصل کر سکیں۔

اور پھر ابدالاباد تک جنت کی بہاریں اور عیش و عشرت کی زندگی گزار سکیں جس کے متعلق خالق کائنات جل جلالہٗ کا فرمان ذیشان ہے۔

وان الدار الاخرة لهی الحیوان لو کانوا یعلمون.

(قرآن مجید۔سورہ عنکبوت)

یعنی اے بندو اگر زندگی ہے تو وہ آخرت کی زندگی ہے کاش بندے اس بات کو جان لیں۔کیونکہ وہ زندگی ختم ہونے والی نہیں اس کا دوسرا کنارہ ہی نہیں۔ہزار، لاکھ، کروڑ، ارب، کھرب، سنکھ پدم یہ ساری گنتیاں ختم ہو جائیں مگر وہ زندگی ختم نہ ہو گی۔

﴿ تاسف ﴾

ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس کہ ہم ایسی ناپائدار زندگی،

گدلی زندگی، دھوکہ فریب کی زندگی، ساتھ چھوڑ جانیوالی زندگی، آفات وبلیات کی زندگی، دکھوں اور پریشانیوں کی زندگی پر ہی لٹو ہو گئے ہیں۔ جس کی حیثیت اس آخرت کی زندگی کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ موازنہ کرنا ہو تو فرمان مصطفےٰ ﷺ سامنے رکھیں۔

عن مستورد بن شداد قال سمعت رسول الله ﷺ يقول والله ما الدنيا في الاخرة الا مثل ما يجعل احدكم اصبعه في اليم فلينظر بما يرجع.

(صحیح مسلم، ص۳۸۳۔ جامع ترمذی، ص۵۸ مشکوٰۃ ص۴۳۹)

یعنی سیدنا مستورد صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ تعالےٰ کی قسم آخرت کے مقابلہ میں دنیا ایسی ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے اور پھر دیکھے اس کے ساتھ کتنا پانی آتا ہے (تو جیسے تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ نسبت ہے ایسے ہی اس زندگی کو آخرت کی زندگی کے ساتھ نسبت ہے) سبحان الله العظيم، سبحان الله العظيم سبحان الله العظيم.

میرے بھائی غور کر کہ انگلی کی تری کو سمندر کے پانی کے ساتھ کیا نسبت ہو سکتی ہے مگر ہم ہیں کہ آخرت کی زندگی کو بھول گئے ہیں نہ ہمیں حقوق اللہ کی پرواہ ہے نہ ہمیں حقوق العباد[1] کی پرواہ ہے۔ یہ کونسی عقلمندی ہے۔

عقلمندی کا ایک واقعہ

ایک بادشاہ تھا غفلت شعار اسلام سے دور دنیا کی لذت میں مخمور لیکن اس کا وزیر نہایت نیک دل انسان آخرت کا طلبگار وہ وزیر اس بات کا خواہاں تھا کہ کوئی موقع ملے تو میں بادشاہ کو نصیحت کروں تا کہ اس کی آخرت سنور جائے ایک رات بادشاہ نے کہا وزیر صاحب چلو چل کر رعایا کی خبر گیری کریں کہ کہیں کوئی مصیبت زدہ نہ ہو گھوڑوں پر سوار ہو کر چل پڑے آگے گئے تو ایک اونچا سا مکان نظر آیا جس سے روشنی چھن رہی تھی بادشاہ نے کہا وزیر صاحب رات ڈھل رہی ہے تو یہ اس وقت مکان کے اندر روشنی کیوں ہے اور پر چڑھ کر دیکھا تو اندر گندگی کا ڈھیر نظر

[1] حقوق العباد کی اہمیت کے متعلق کتاب حقوق العباد کا مطالعہ کریں

آیا اس کو کرسی نما بنایا گیا تھا اس کے اوپر ایک شخص میلے کچیلے کپڑے پہنے بیٹھا ہوا ہے سامان طرب بھی پڑا ہے سامنے ایک عورت میلے کچیلے بیٹھی ہے وہ مرد خطاب کرتا ہے کہ ملکہ یہ بات ہے ملکہ یہ یوں ہے عورت بولتی ہے تو کہتی ہے ہاں بادشاہ سلامت یوں ہی ہے بادشاہ سلامت یوں ہی ہے۔

بادشاہ سوچنے لگ گیا کہ کون بادشاہ اور کون ملکہ یہ کیا چکر ہے آخر کار سمجھ گیا کہ یہ شغل کر رہے ہیں ۔مرد اپنے گندگی کے ڈھیر پر بیٹھا اپنے آپ کو بادشاہ تصور کر رہا ہے بادشاہ نے کہا وزیر صاحب یہ شغل کر رہے ہیں کرنے دو ہمیں کیا وزیر کو موقعہ مل گیا بولا بادشاہ سلامت ایک ایسی بھی بادشاہت ہے جس کے سامنے یہ تیری بادشاہت ایک گندگی کا ڈھیر ہے بادشاہ چونکا کہ وہ ایسی بادشاہی کہاں ہے میں وہ ضرور حاصل کروں گا ۔وزیر صاحب نے چند نصیحت کی باتیں سنائیں اور پھر اس بادشاہ کو اس کے آباؤ اجداد کی قبروں پر لے گیا وہ نصیحت کے اشعار لکھے ہوئے تھے کچھ

یہ اشعار تھے۔

اتعمی عن الدنیا و انت بصیر = تجهل ما فیها و انت خبیر

تو بے وفا دنیا سے آنکھیں بند کرتا ہے حالانکہ تو انکھیارا ہے اور تو دنیا و مافیھا سے جاہل ہے حالانکہ تو خبردار ہے۔

و تصبح تبنیها کانک خالد = و انت غدا عما بنیت تسیر

اور تو دنیا کو یوں اکٹھا کرتا ہے جیسے کہ تو نے ہمیشہ یہاں رہنا ہے۔اور تو کل یہ سب کچھ چھوڑ کر رخصت ہو جائیگا۔

و دونك فاصنع کلما انت صانع = فان بیوت المیتین قبور

تو دنیا میں بنا لے جو کچھ بنانے والا ہے آخر کار مرنے والوں کا گھر قبر ہے۔

یہ پڑھ کر اور نصیحت کی باتیں سن کر بادشاہ چونکا اور کہا کہ (میں وہ بادشاہی ضرور حاصل کروں گا) سچی توبہ کر کے صحیح مسلمان بن گیا اور عذاب الہی سے بچ گیا۔(قلیوبی)

ایک عالم دین نے یوں بیان کیا کہ وزیر نے اس بادشاہ کیلئے عبادت خانہ بنا دیا وہ بادشاہ اپنی بادشاہی چھوڑ کر اس عبادت خانہ

میں گوشہ نشین ہوگیا اور پھر کچھ عرصہ بعد وہ فوت ہوا اور وزیر کو خواب میں ملا اور بتایا وزیر صاحب اللہ تعالے نے مجھے یہاں ایسی بادشاہی عطا کی ہے کہ دنیا کی بادشاہی اس کے مقابلہ میں گندگی کا ڈھیر ہے۔

آخر میں میں نصیحت آموز چند اشعار سنا کر رخصت چاہتا ہوں۔

﴿چند ناصحانہ اشعار از بوعلی شاہ قلندر رحمۃ اللہ علیہ﴾

ہر چہ بینی بگرداب جہاں = چوں حباب از چشم تو گردد نہاں

یعنی اے غافل انسان جو کچھ تو دنیا کی چہل پہل رونق ورنگینی دیکھتا ہے یہ سب کچھ تیری آنکھوں سے یوں اوجھل ہو جائے گا جیسے پانی کا بلبلہ مٹ جاتا ہے۔

ناگہ از گورت بر آید ایں صدا = واحسرتا واحسرتا واحسرتا

پھر تیری قبر سے آوازیں آئینگی۔ ہائے افسوس، ہائے افسوس، ہائے افسوس۔ لیکن اس وقت کا افسوس کھانا کچھ فائدہ نہ دے گا اب وقت ہے کہ خواب غفلت سے ہم بیدار ہوں اور عمر رفتہ پر افسوس کریں جیسے

حضرت بوعلی شاہ قلندر نے دوسرے شعر میں فرمایا ہے۔

اے دریغا عمر تو رفتہ بخواب = اندکے ماندست اور ازودیاب

یعنی ہائے افسوس ہائے افسوس کہ اے انسان تیری عمر خواب غفلت میں گزر گئی۔ اب تھوڑی سی باقی ہے اسے تو سنبھال۔

وہ یوں کہ توبہ کر کے اللہ، رسول کے بتائے ہوئے راستے پر گامزن ہو جا۔

کاش کز بہر عدم خیزد پلنگ = تا قیامت خسپی اندر گور تنگ

اے غافل انسان ٹھہر جا ابھی تجھے ختم کرنے کیلئے موت کا فرشتہ آتا ہے پھر تو قیامت تک تنگ قبر میں لیٹا رہے گا۔ اور پھر قبر نیکوکار کیلئے جنت کا باغ بنے گی اور نافرمان کیلئے دوزخ کا گڑھا بنے گی جیسے کہ اللہ تعالے کے سچے رسول ﷺ نے فرمایا ہے کہ بے شک قبر یا تو جنت کے باغوں میں سے باغ بنے گی یا دوزخ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بن جائے گی۔

حسبنا اللہ و نعم الوکیل

کسی دوست نے سوال کیا وہ سوال و جواب بھی آخر میں درج کیا جارہا ہے۔

﴿سوال﴾

ہمیں نماز میں وسوسے اور خیالات بہت آتے ہیں اس کا کوئی حل بتائیں۔

﴿جواب﴾

نماز کی تین اقسام ہیں۔

(۱) عام لوگوں کی نماز

(۲) خواص کی نماز

(۳) خاص الخواص کی نماز

خواص حضرات اور خاص الخواص حضرات کی نماز کے متعلق وہی حضرات جانیں اللہ تعالےٰ ہمیں ان میں سے کرے۔

فقیر یہاں عام مسلمانوں کی نماز کے متعلق چند باتیں پیش کر رہا ہے۔

﴿نماز میں وسوسے﴾

اللہ تعالے نے اپنے حبیب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی امت سے وسوسے اور خیالات معاف کردئے ہیں لہذا جب تک بندہ عملی طور پر غلط کام نہ کرے کوئی پکڑ (گرفت) نہیں۔

والحمد للہ رب العالمین.

﴿حدیث ۱﴾

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان اللہ تجاوز عن امتی ماوسوست به صدرها مالم تعمل به اورتتکلم۔ (صحیح بخاری۔ صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف ص۔۱۸)

یعنی بے شک اللہ تعالے نے میری امت سے وسوسے معاف کردئے ہیں اور جب تک میرا امتی اس وسوسے کے مطابق غلط کام یا غلط بات نہ کرے کوئی پکڑ نہ ہوگی۔

﴿حدیث ۲﴾

سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ کچھ صحابہ کرام

در بار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم اپنے اندر ایسے خیالات اور وسوسے پاتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانا بہت بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ یہ سنکر حبیب خدا سید الانبیاء ﷺ نے پوچھا کیا واقعی ایسا ہوتا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ ﷺ ایسے ہی ہے تو فرمایا: ذالک صریح الایمان۔

(صحیح مسلم۔ مشکواۃ شریف، ص۔۱۸)

یعنی فرمایا: اے میرے صحابہ یہ ایسے وسوسے آنا یہ تو صریح ایمان ہے۔

حدیث ۳

سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص در بار رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دل میں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ میں ان کو زبان پر لانے سے پہلے یہ بہتر سمجھتا ہوں کہ میں جل کر کوئلہ ہو جاؤں یہ سنکر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: الحمد للہ الذی ردّ امرہ الی الوسوسۃ۔

(ابوداؤد۔ مشکواۃ شریف، ص۱۹)

یعنی اللہ تعالے کا شکر ہے کہ اس نے ایسی بری بات کو وسوسہ کی طرف

پھیر دیا ہے۔

حدیث ۴

سیدنا محمد بن قاسم رضی اللہ تعالے عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ مجھے نماز میں خیالات بہت آتے ہیں بلکہ زیادہ ہی خیالات آتے ہیں یہ سنکر حضرت قاسم بن محمد نے فرمایا: امض فی صلوٰتک فانہ لن یذہب ذالک عنک حتی تقول ما اتممت صلوٰتی۔

(رواہ مالک۔ مشکواۃ شریف، ص۱۴)

یعنی تو اپنی نماز کو پورا کر، وسوسے تو آتے ہی رہینگے حتی کہ تو کہے گا کہ میری نماز نہیں ہوئی۔

اس کی شرح میں شیخ المحدثین حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہ نے فرمایا اے نمازی تو نماز سے فارغ ہو کر شیطان کو مخاطب کر کے کہہ دے ارے شیطان ہاں میں سمجھتا ہوں کہ میری نماز نہیں ہوئی لیکن دوبارہ میں بھی نہیں پڑھوں گا کیونکہ میرا رب تعالے بڑا مہربان ہے وہ میری ایسی نماز ہی قبول فرمالیگا۔ (پھر شیطان وہاں سے بھاگتا ہے)

الحمد للہ رب العالمین

اللہ تعالے کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب رحمۃ للعالمین ﷺ کا امتی بنایا۔

اسی لئے باب مدینہ علم مولا علی شیر خدا رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا: ہماری نماز اور یہود و نصاریٰ کی نماز کے درمیان وسوسوں کی وجہ سے فرق ہے چنانچہ تفسیر روح البیان میں ہے۔(قال علی رضی اللہ تعالے عنہ الفرق بین صلاتنا وصلاۃ اھل الکتاب وسوسۃ الشیطان۔

(تفسیر روح البیان، ص ۴۶۹۔ج ۴)

یعنی کافروں کو وسوسے نہیں آتے لیکن ایمان والوں کو نماز میں شیطانی وسوسے آتے ہیں۔اس کی وضاحت ایک واقعہ سے ہوتی ہے۔

﴿واقعہ﴾

ایک یہودی عالم نبی اکرم حبیب خدا صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یا محمد نحن نعبد بحضور القلب بلا وساوس الشیطان و نسمع من اصحابک

انھم یصلون بالوسواس۔

یعنی اس یہودی نے کہا اے محمد ﷺ ہم اللہ کی عبادت کرتے ہیں اور ہمیں خیالات و وسوسے نہیں آتے اور ہم نے سنا ہے کہ آپ کے اصحاب نماز پڑھتے ہیں تو ان کو نماز میں خیالات و وسوسے آتے ہیں۔(تو ثابت ہوا کہ ہمارا مذہب سچا ہے) یہ سنکر نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: اے ابوبکر اس یہودی کو مسئلہ سمجھادو۔

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا اے یہودی تو یہ بتا کہ اگر دو کمرے ہوں ایک کمرہ زر و جواہر سونا چاندی سے بھرا ہوا ہو لیکن دوسرا کمرہ بالکل خالی ہو تو، تو یہ بتا کہ چور اگر چوری کرنے آئے کس کمرے میں جائیگا یہودی نے کہا چور اسی کمرے میں جائے گا جس میں زر و جواہر سونا چاندی ہو۔سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے پوچھا کہ چور دوسرے کمرے میں جو کہ چوپٹ خالی ہے اس میں جائیگا یہودی نے کہا نہیں کہ اس کمرہ میں تو کچھ نہیں چور کیا لینے جائیگا یہ سنکر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالے عنہ نے فرمایا یہ تیرے سوال

کا جواب ہے کہ ہمارے ایمان والوں کے دل ایمان کی دولت سے بھرپور ہیں اس لئے شیطان وسوسے دیتا ہے اور تمہارے دل چونکہ دولت ایمان سے خالی ہیں اسلئے شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ وقت ضائع کرے۔فاسلم الیھودی۔

(تفسیر روح البیان، ص۱۸۲۔ج۵)

یعنی یہ جواب سنکر یہودی مسلمان ہوگیا۔

والحمدلله رب العالمین

اسی قسم کا ایک واقعہ حیات صدریہ میں مذکور ہے۔

﴿واقعہ﴾

حاجی عبدالرحمٰن صاحب ایبٹ آباد سے اپنے بھائی ڈاکٹر عبدالحمید قادیانی کو لے کر خواجہ صدر الدین کی خدمت میں (ہری پور ہزارہ موضع درویش) لے کر آئے اور عرض کیا حضور میرا یہ بھائی مرزائی قادیانی ہوگیا ہے میں نے اس کو بہت سمجھایا ہے تاکہ یہ سیدھے راستہ پر آجائے مگر اس پر کچھ اثر نہیں ہوا آپ اسے سمجھائیں یہ سن کر آپ نے

دلائل دے کر اسے سمجھانے کی کوشش کی مگر اس ڈاکٹر پر کچھ اثر نہ ہوا اور اس نے کہا مجھے سیدھا راستہ تو اب ملا ہے جب سے میں قادیانی ہوا ہوں بلکہ مجھے افسوس ہے کہ میں نے سابقہ زندگی گمراہی میں گزار دی اس پر حضرت خواجہ صدر الدین نے فرمایا تمہیں کس طرح یقین ہوا ہے کہ تم اب سیدھے راستے پر پہنچے ہو اس ڈاکٹر نے جواب دیا کہ میں نے ایک خواب دیکھا تھا وہ یوں ہے کہ ایک عالیشان باغ ہے نہایت ہی دلکش ہے اور سبزہ زار ہے جگہ جگہ خوشنما پھول کھلے ہیں خوشبوئیں آرہی ہیں اس باغ میں ایک نہایت عمدہ اور خوبصورت مسہری (بیڈ) ہے اور اس کے اوپر ایک بزرگ سفید چادر اوڑھے آرام فرما ہیں میں نے پوچھا یہ کون بزرگ ہیں تو مجھے بتایا گیا کہ یہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں میں نے ان کا چہرہ انور تو نہیں دیکھا مگر میرے دل نے گواہی دی کہ ان کا مقام بہت اونچا ہے نیز میں جب سے احمدی (قادیانی) ہوا ہوں مجھے عبادت میں خشوع وخضوع نصیب ہوگیا ہے جبکہ اس سے پہلے کی تمام عبادات بے کیف بے مزہ تھیں یہ سن کر حضرت خواجہ صدر الدین خاموش ہو گئے اور حاجی عبدالرحمٰن کو علیحدگی میں سمجھایا کہ آپ کا بھائی اس غلط مشاہدہ کی

وجہ سے گمراہ ہوا ہے اب اسے جب تک صحیح مشاہدہ نہ کرایا جائے اسے سمجھانا دلائل پیش کرنا بیکار ہے آپ اس کو لے جائیں ہم کوشش کریں گے کہ یہ صحیح راہ پر آجائے حاجی عبدالرحمن صاحب اپنے بھائی ڈاکٹر کو لے کر چلے گئے اور دو دن کے بعد پھر اس کو لے کر آئے اور عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کرم کر دیا ہے میرا بھائی توبہ کر کے اسلام میں داخل ہو گیا ہے۔ حضرت خواجہ صدرالدین نے ڈاکٹر سے پوچھا تو اس نے کہا اب میں نے خواب میں وہی منظر (باغ والا) دیکھا ہے وہی باغ ہے اسی طرح کی مسہری اور اس پر سفید چادر اوڑھے مرزا صاحب سو رہے ہیں اور میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ منہ سے چادر ہٹا کر زیارت کروں لہذا میں مسہری کے قریب گیا اور بڑی احتیاط سے چادر ہٹائی تو دیکھ کر میری چیخ نکل گئی کہ مسہری پر خنزیر پڑا ہوا ہے یہ دیکھ کر میری آنکھ کھل گئی اور میں نے وہیں پر مرزائیت سے توبہ کی اور سچے مذہب راہ حق پر دوبارہ آگیا ہوں۔ (حیات صدریہ، ص۔۲۹۰)

مصنف لکھتے ہیں اس پر میں نے سوال کیا حضرت یہ فرمایئے کہ قادیانی مذہب اختیار کرنے سے عبادت میں خشوع وخضوع کیوں پیدا ہو گیا تھا۔

یہ سن کر حضرت خواجہ صدرالدین نے اپنے مخصوص لہجے میں فرمایا: جھلیا یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے۔ فرمایا عبادت میں خشوع وخضوع اس لئے نہیں ہوتا کہ شیطان وسوسے ڈال کر انسان کے دل ودماغ کو پراگندہ کرتا رہتا ہے۔ تاکہ انسان بے کیفی اور بدمزگی سے تنگ آ کر عبادت چھوڑ دے لیکن اگر کوئی شخص قادیانی ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے تو پھر شیطان کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس کے دل ودماغ کو پراگندہ کرنے کے لئے محنت کرتا پھرے۔ ظاہر ہے کہ کفر کی حالت میں خواہ کتنے ہی خشوع وخضوع سے عبادت کی جائے ناقابل قبول ہے۔ (حیات صدریہ، ص۔۲۹۲)

الحاصل مندرجہ بالا حوالاجات سے روز روشن کی طرح واضح ہوا کہ عبادت (نماز) میں وسوسے آنا یہ ایمان کی نشانی ہے۔

ہاں اگر کوئی نماز کا ترجمہ یاد کر لے اور نماز میں ترجمہ کی طرف دھیان رکھے تو وسوسے کم ہو جائینگے۔

اے میرے عزیز مسلمان بھائیو، وسوسوں اور خیالات کی وجہ سے نماز کو چھوڑ دینا یہ شیطان کا مشن پورا کرنا ہے۔

ایک بزرگ تمثیل بیان فرماتے ہیں کہ اس کی مثال یوں کہ ایک بھکاری

ہاتھ میں کشکول پکڑے گداگری کے لئے نکلے اور اس کے پیچھے کتا لگ جائے وہ بھکاری کہے پہلے میں کتے کو سمبھالوں پھر گداگری کروں گا وہ کتے کے پیچھے دوڑے اور کتا کبھی اس گلی میں گھس جائے، کبھی اُس گلی میں اور وہ گداگر سارا دن کتے کے پیچھے لگا رہے تو اس نے کمانا کیا ہے بلکہ اسے چاہیے کہ وہ لاٹھی کے ساتھ کتے کو روکے رکھے تاکہ وہ ٹانگوں کو نہ کاٹ لے اور اپنا کام کرتا رہے کتا بھونکتا ہے تو بھونکنے دے۔

یوں ہی نمازی کو چاہیے کہ شیطان بھونکتا ہے (وسوسے دیتا ہے) اسے بھونکنے دے اتنا خیال ضرور رکھے کہ کہیں شیطان عملی طور پر گناہ نہ کرا دے۔ باقی وسوسے دیتا ہے تو دیتا رہے۔

اللہ تعالے بڑا مہربان ہے اس کے پیارے حبیب ﷺ نے فرمادیا ہے

ان اللہ تجاوز عن امتی ماوسوست به صدرها مالم تعمل به او تتکلم۔ یعنی اللہ تعالے نے میری امت سے وسوسے معاف کردئے ہیں جب تک وہ امتی ان وسوسوں کے مطابق عمل یا کلام نہ کرے۔

اس ارشاد گرامی سے یہ بھی معلوم ہوا کہ یہ انعام پہلی امتوں کو حاصل

نہیں تھا۔

اس ذات وحدہ لاشریک کا لاکھوں کروڑوں بار شکر ہے کہ اس نے ہمیں اپنے حبیب ﷺ کا امتی بنایا۔

اللھم صل وسلم و بارك علے حبیبک صاحب التاج والمعراج والبراق والعلم وعلے الہ و اصحابه الی یوم الدین۔

محتاج دعاء: ابو سعید محمد امین غفرلہ

محمد پورہ فیصل آباد

۴ شعبان ۱۴۲۶ھ مطابق 9ستمبر2005

اعلان

مندرجہ ذیل کتب: بی، سی ٹاور سے حاصل کریں اور پڑھ کر اپنا ایمان مظبوط کریں۔

کتابیں دستی حاصل کریں۔

- آبِ کوثر
- عظمت نامِ مصطفےٰ ﷺ
- مقامِ مصطفےٰ ﷺ
- حمایت رسول ﷺ
- فضائل سیدہ آمنہ
- راہ نجات
- خاتم النبیین ﷺ
- نماز کی اہمیت
- شفاعت
- ٹی وی کے اثرات
- توحید و فرقہ بندی
- عطاءِ حق
- نسبت
- نظر بد
- شرفِ اُمت
- عورت کا مقام
- نماز اور وسوسے
- ولایت
- یادداشتیں

مفت ملنے کا پتہ

ادارہ تبلیغ الاسلام (انٹرنیشنل)

سیکنڈ فلور، بی سی ٹاور 54 جناح کالونی فیصل آباد۔
سے مفت حاصل کی جاسکتی ہیں۔ فون 602292